عبداللہ منتظر

انڈونیشیا میں قادیانیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیسے ہوا؟

جون ۲۰۰۰ء میں قادیانیوں کے سرغنہ مرزا طاہر نے انڈونیشیا کا دورہ کیا۔ اس دورے کی دعوت انڈونیشیا کی سب سے بڑی اور مؤثر ترین اسلامی جماعت ''محمدیہ'' کے ایک ممبر ڈاکٹر دوام قلاوۃ راہار جو نے دی تھی۔ مرزا طاہر کی اس وقت کے صدر عبدالرحمٰن واحد سپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر امین رئیس سے ملاقاتیں کرائی گئیں جبکہ علماء، دانشوروں، قلم کاروں اور حزب اقتدار و حزب اختلاف کے رہنماؤں کے ساتھ ایک خصوصی عشائیے (ڈنر) کا اہتمام بھی کیا گیا۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا کے سب سے بڑے مسلمان ملک میں یہ پذیرائی دیکھ کر مرزا طاہر اور اس کے پیروکاروں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی اور منہ خوشی سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ کہاں عالم اسلام میں احمدیوں کے ساتھ اچھوتوں جیسا سلوک اور کہاں یہ سرکاری پروٹوکول...... سو مرزا طاہر نے انڈونیشیا سے لندن واپسی پر اعلان کیا کہ جماعتِ احمدیہ کا عالمی ہیڈ کوارٹر لندن سے انڈونیشیا منتقل کیا جائے گا۔ مرزا طاہر کے دورہ انڈونیشیا کی تفصیلی رپورٹ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے ۷تا۱۳ جولائی ۲۰۰۰ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔ خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لیے کسی مسلمان ملک میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرنا قادیانیوں کا پرانا خواب ہے کیونکہ ہیڈ کوارٹر لندن میں ہونے کے باعث عام مسلمان ان کے فریب میں ذرا مشکل سے پھنستے ہیں اور ان کی پیدائش میں انگریزوں کا کردار فوراً آشکارا ہو جاتا ہے۔ عام مسلمان سوچتا ہے کہ ہماری محبت وعقیدت کے مراکز تو حجاز مقدس میں ہیں جبکہ دنیا بھر میں برپا ہونے والی ہر تحریک کی جڑیں کسی نہ کسی مسلمان ملک میں ہیں۔ یہ کیسی تحریک ہے جس کی شروع سے اب تک انگریز ہی سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اب مرزا طاہر اور اس کے مرزائی چیلوں کے لیے ایک سنہری موقع ہاتھ آ گیا کہ وہ ایک مسلمان ملک کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کر سکیں۔

انڈونیشیا میں تقریباً ۴۸ مذہبی جماعتیں سرگرم ہیں۔ مسلم آبادی کا تقریباً چالیس فیصد سلفی العقیدہ (اہل حدیث) لوگوں پر مشتمل ہے جبکہ شافعی المسلک مقلدین کی تعداد ابھی تقریباً اتنی ہی ہے۔ تاہم سیاسی طور پر یہاں اہل حدیث سب سے زیادہ مضبوط ہیں۔ ان کی ایک سیاسی تنظیم محمدیہ ہے۔ انڈونیشیا کے موجودہ صدر سوسیلو بمبانگ یودو یونو کا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہے جبکہ چار سابق صدور سوئیکارنو، سوہارتو، بی جے جیبی اور میگاوتی کا تعلق بھی اسی تنظیم سے تھا۔ وہ اس کے چیئرمین رہے ہیں جس طرح پاکستان میں حنفی بریلوی ہیں' یہ لوگ شافعی بریلوی کہلائے جا سکتے ہیں۔ ایک تیسری موثر مذہبی تنظیم یا ادارہ مجلس علمائے انڈونیشیا کا ہے۔ یہ تنظیم حکومت کے تعاون سے کام کرتی ہے اور مذہبی امور میں حکومت اس کے مشوروں سے فیصلے کرتی ہے۔ اس کے ممبران کی تعداد ۳۵۰ ہے اور ہر مسلمان تنظیم کا نمائندہ اس مجلس میں شامل ہے۔ یہ مجلس علماء ۱۹۸۰ء میں قادیانیوں کے کافر اور مرتد ہونے کا فتویٰ دے چکی ہے تاہم قادیانی عقائد کے بارے میں عوام

میں زیادہ معلومات نہ ہونے کے باعث وہاں کوئی بڑی عوامی تحریک برپا نہ ہوسکی اور یہ لوگ اندر ہی اندر اپنی جڑیں پھیلاتے رہے۔

پاکستان سے بھی مرزائی انڈونیشیا میں تبلیغ کے لیے جاتے ہیں۔ربوہ سے جانے والا ایک چیمہ نامی شخص انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کا امیر بھی رہ چکا ہے۔جبکہ ملک محبوب نامی ایک پاکستانی مرزائی انڈونیشیا کے مرزائیوں کے مالی امور کا نگران اور بہت بڑا افنانسر ہے۔انڈونیشیا سے طلباء کو ربوہ بھیجا جاتا ہے۔جو تعلیم کی تکمیل کے بعد بڑی روانی سے اردو بولتے ہیں۔انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ سے محض پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر قادیانیوں نے ۱۳۷ ایکٹر Kemang Parang مرکز قائم کرلیا جبکہ پورے ملک میں ۴۰۰ ذیلی مراکز قائم کرلیے۔کمانگ پرانگ مرکز کو ہی قادیانیوں کا عالمی ہیڈ کوارٹر بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور تعمیر کا کام زور وشور سے شروع ہوگیا۔

اس دوران ایک اہل حدیث عالم دین حاجی امین جمال الدین قادیانیوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کرتے رہے۔وہ ۱۹۷۴ء سے قادیانیوں کے خلاف سرگرم ہیں۔تاہم انڈونیشیا کے قومی زبان کا بھاشا میں قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں لٹریچر نہ ہونے کے باعث عام مسلمان مرزائیت کے بارے میں حقائق سے پوری طرح آگاہ نہ ہوسکے۔اس کے باوجود حاجی صاحب کی کوششوں سے شمالی سماٹرا کے میدانی علاقے کی مقامی حکومت قادیانیوں کی کتاب تذکرہ کا بھاشا میں ترجمہ کیا تو لوگوں کی آنکھیں کھلیں تاہم ۲۰۰۰ء میں مرزا طاہر کے دورے اور سرکاری پروٹوکول نے قادیانیوں کو حد سے زیادہ پر اعتماد کردیا۔ادھر حاجی صاحب نے بھی اپنی تحریک میں شدت پیدا کردی۔جولائی ۲۰۰۵ء میں حاجی امین قادیانیوں کے بارے میں ایک خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ایک مذہبی رہنما حبیب (سید) عبدالرحمٰن نے ان کا خطبہ جمعہ سنا تو کافی متاثر ہوئے اور حاجی امین کو ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔چنانچہ ۸/جولائی کے جمعۃ المبارک کے بعد قادیانیوں کے مرکز کے باہر مظاہرہ کیا گیا۔۱۵/جولائی کے مظاہرے میں سید عبدالرحمٰن نے اپنے ہزاروں حامی بلالیے جبکہ عام مسلمانوں کی بڑی تعداد بھی پہنچ گئی۔یوں تقریباً پچاس ہزار مسلمان قادیانیوں کے مرکز کیمانگ پرانگ کے باہر جمع ہوگئے۔حبیب (انڈونیشیا میں حبیب سید کو کہتے ہیں) عبدالرحمٰن نے حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ ۴ گھنٹے کے اندر اندر یہ مرکز خالی کرکے اسے تالے لگائے جائیں ورنہ ہر چیز جلا کر راکھ کردی جائے گی اور مرکز میں موجود قادیانیوں کو قتل کردیا جائے گا۔اس وقت اس مرکز میں تقریباً ۵ ہزار قادیانی موجود تھے۔صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر وہاں فوج طلب کرلی گئی اور وہاں موجود قادیانیوں کو سرکاری گاڑیوں میں وہاں سے نکال کر مرکز کو تالا لگادیا گیا۔الحمدللہ اس وقت سے اب تک انڈونیشیا میں موجود قادیانیوں کے تمام مراکز بند ہیں۔حاجی امین کا یہ مطالبہ کہ قادیانیوں کو سرکاری طور پر کافر قرار دیا جائے، زور پکڑتا چلا جارہا ہے۔صدر سوسیلو نے مجلس علماء انڈونیشیا کا ایک اجلاس بلایا۔علماء نے دلائل وبراہین سے صدر کو مطمئن کردیا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔صدر نے کہا کہ اگر تمام سرکردہ مسلمان تنظیموں کے دستخطوں پر مشتمل ایک خط میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اس کا حکم جاری کردیں گے۔سرکردہ ۴۸ تنظیموں میں سے ۴۶ نے

دستخط کردیئے ہیں لیکن دو سب سے بڑی تنظیموں ''محمدیہ'' اور ''نہدۃ العلماء'' نے اس خط پر دستخط نہیں کیے۔ محمدیہ نے اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ بعض داخلی وجوہات اور فسادات سے بچنے کے لیے وہ اس خط پر دستخط نہیں کریں گی۔ مجلس علماء نے ابھی نہدۃ العلماء سے رابطہ نہیں کیا۔ کیونکہ اگر محمدیہ دستخط کردیتی ہے تو نہدۃ العلماء کے پاس اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ بھی دستخط کردے۔ اس صورت حال کے پیش نظر حاجی امین نے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرا رکھا ہے تا کہ قادیانیوں کو سرکاری طور پر کافر قرار دیا جاسکے۔

حاجی امین کی تحریک کی سب سے زیادہ ضرورت بھاشا انڈونیشیا میں قادیانیوں سے متعلق لٹریچر ہے۔ اس حوالے سے پسرور سے تعلق رکھنے والے بھائی عباس اور ان کی عالمی تحریک ختم نبوت کی کوشش قابل قدر ہیں لیکن ناکافی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی ایسا بھائی جو انڈونیشیا بھاشا اردو اور عربی جانتا ہو۔ جکارتہ بھیجا جاسکتا ہے تا کہ تحریک کو مزید مؤثر بنایا جاسکے۔

اللہ کی قدرت دیکھئے انڈونیشیا میں قادیانیوں کا اکیلے شخص کی کوششوں سے ناطقہ بند ہوگیا اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیاں اور خرمستیاں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ افواج پاکستان کے ترجمان میجر جنرل شوکت سلطان نے انکشاف کیا ہے کہ بے شمار قادیانی افسر پاک فوج میں کام کررہے ہیں اور وہ کسی بھی عہدے تک جاسکتے ہیں۔ مذہب ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ شکر ہے انہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے ورنہ روشن خیالی کے جس فلسفے کو سرکاری سطح پر پروان چڑھایا جارہا ہے۔ اس کی روشنی میں صرف قادیانی ہی ''بہترین مسلمان'' قرار پاتے ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ کیا آج کے پاکستان میں بھی کوئی حاجی امین یا سید عبدالرحمٰن کھڑے ہوسکتے ہیں؟

(مطبوعہ: ہفت روزہ ''غزوہ'' لاہور۔ ۲۸/اپریل ۲۰۰۶ء)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

29 جون 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961